امامت کبریٰ

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

اما بعد! وربك يخلق مايشاء ويختار، ماكان لهم الخيرة.

معزز علماء کرام، بزرگان محترم اور برادران اسلام! آج بتاریخ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۹۷ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء ساؤتھ افریقہ کے علاقے ''اسپرنگ'' کی اس جامع مسجد میں آپ حضرات سے پہلی مرتبہ ملاقات اور گفتگو کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ آپ ہمارے دوست اور اسلامی بھائی ہیں اور آپ انگلش بولتے ہیں مگر ہمیں آپ کی زبان نہیں آتی۔

ع - زبان یار من ترکی و من ترکی نمے دانم

دین کا تعلق زبانوں سے بالا ہے:

آپ حضرات کو اپنا تعلق اردو زبان کے ساتھ بھی ضرور رکھنا چاہیے۔ ہم برصغیر پاک وہند کے اپنے اکابر علماء کی کتب وغیرہ سے اسی صورت میں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جب ہمیں اردو زبان آتی ہوگی۔ آپ اپنی نئی نسل اور اولاد کو تھوڑی بہت اتنی اردو ضرور سکھائیں گے کہ اگر بول نہ سکیں تو کم از کم سمجھ تو سکیں۔

میں نے شروع میں جو علماء کرام کا نام لیا ہے، یہ صرف برکت کے لئے ہے، چونکہ علماء کرام تو الحمدللہ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اصل مقصود دیگر حضرات ہیں جیسا کہ مال غنیمت کے تقسیم کرنے کا مصرف جب قرآن میں بیان ہوا تو فرمایا، ﴿فاللہ خمسہ﴾ الآیة. کہ جو مال مسلمانوں کو لڑائی کے ذریعے حاصل ہو، اس مال کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے، رسول اور ذوی القربیٰ کے لئے ہے، تو وہاں اللہ کا نام صرف برکت کے لئے ہے، تو میں نے بھی علماء کرام کا نام صرف برکت کے لئے ذکر کای ہے، میری یہ گزارشات آپ مسلمان بھائیوں کے لئے ہیں۔

اس تلاوت شدہ آیت کے حصے میں اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جو چاہتے ہیں، پیدا

کرتے ہیں اور پھر اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس کو چاہتے ہیں چن لیتے ہیں اور منتخب کر لیتے ہیں۔

صفاتِ باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک بھی ہے، مختار بھی ہے اور منتخب بھی کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمتوں اور انعامات اور خصوصی فضل کے لئے منتخب فرمالیتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار مخلوق کو پیدا کیا۔ بہت سی ایسی مخلوقات ہیں جو مجھے اور آپ کو نظر آتی ہیں، اور بہت سی ایسی ہیں جو نظر نہیں آتیں۔ اللہ نے آسمانوں، زمینوں، دریاؤں، جنگلات، پہاڑوں کو پیدا کیا اور پھر ان میں رہنے والی مخلوقات انسانوں، جنوں، ملائکہ وغیرہ کو پیدا کیا۔ اب ان تمام مخلوقات میں سے کس کو امام و پیشوا بنانا ہے، کسے سب سے اونچی عظمت عطا کرنی ہے کہ ساری مخلوقات مقتدی بن جائے اور صرف ایک ایسی مخلوق جو امام، قائد اور لیڈر بن جائے، اس کا انتخاب اللہ نے مخلوقات پر نہیں چھوڑا کہ وہ مل کر فیصلہ کرلیں کہ ہمارا لیڈر کون ہوگا؟ بلکہ اس کا فیصلہ بھی اللہ نے خود کیا اور انسان کو تمام مخلوقات کا امام بنادیا۔

انسان کا انتخاب:

قرآن میں فرمایا: ﴿ولقد کرمنا بنی آدم﴾ کہ ہم نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو سب سے زیادہ عزت عطا فرمائی۔ یہ انسان افضل الخلائق ہے اور سید الخلائق ہے اور اس کو اللہ نے ہی منتخب فرمایا اور سب سے خوبصورت بھی بنایا۔ ﴿لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم﴾ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان (حضرت آدم علیہ السلام) کو بھیجا اور ہم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے جب دنیا میں بھیجا ہے تو ان کے سر پر اپنی خلافت کا تاج بھی رکھا ہے، اپنا خلیفہ اور نائب بنایا۔

مقصود خلافتِ ارضی تھی:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر آدم علیہ السلام درخت سے نہ کھاتے تو آج ہم بھی جنت میں ہوتے اور دنیا کی یہ مشکلات اور پریشانیاں نہ آتیں۔ ہمارے بزرگ فرماتے ہیں کہ لوگو! یہ نہ کہا کرو اور نہ یہ سوچا کرو کہ حضرت آدم علیہ السلام درخت کے قریب نہ جاتے تو یہ نہ ہوتا، بلکہ یہ سوچا اور کہا کرو کہ حضرت آدم علیہ السلام کا جنت میں رہنا بھی اللہ کی رحمت و نعمت تھا اور جنت سے نکلنا بھی اللہ کی رحمت اور نعمت ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا تو کتنا بڑا انعام عطا کیا کہ جنت سے نکالنا بھی عارضی اور وقتی ہے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ جنت میں

ہی رہیں گے۔ اور دنیا میں یہ انعام دیا کہ اللہ نے اپنا خلیفہ مقرر فرمادیا۔ جنت میں ہوتے ہوئے یہ خلافت نہیں ملی، بلکہ جنت سے نکلنے کے بعد یہ خلافت ملی ہے۔ واذ قال ربك للملائكه انى جاعل فى الارض خليفه. اگر حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں نہ آتے تو یہ انبیاء کرام بالخصوص امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ صحابہؓ، تابعین، علماء وصلحاء بھی نہ آتے۔ حتیٰ کہ یہ کائنات بھی نہ بنتی، انسان کو پیدا بھی اللہ نے کیا اور اس کا انتخاب بھی اللہ نے خود کیا۔ پھر اولاد آدم میں اپنا جس کو نمائندہ بنانا ہے اور جسے نبوت ورسالت عطا کرنی ہے تو ان انبیاء کا انتخاب بھی اللہ نے کیا، الیکشن اور انتخابات نہیں کروائے گئے۔

سید ولد آدم:

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے ایک امام، پیشوا اور مقتدی بنانے کے لئے یعنی امام الانبیاء بنانے کا فیصلہ بھی اللہ نے دیگر انبیاء پر نہیں چھوڑا کہ تم باہم مل کر فیصلہ کرو، بلکہ امام الانبیاء کا انتخاب بھی اللہ نے خود فرمایا اور تمام انبیاء سے اعلیٰ، افضل اور ان کا امام آمنہ کے لال حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔

دیکھئے! یہ ساری زمین جو مجھے اور آپ کو نظر آتی ہے اس کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ لیکن اس زمین میں سے بیت اللہ اور خانہ کعبہ کے لئے جگہ کا منتخب کرنا بھی اللہ ہی کا کام ہے، اور مکہ مکرمہ کو اپنی تجلیات اور خانہ کعبہ کے لئے چن لیا ہے اور پوری کائنات کی زمین کے لئے اس کو ہیڈ کوارٹر بنا دیا ہے، مرکز بنا دیا ہے۔ اسی طرح سال کے بارہ مہینوں کا نظام اللہ کی طرف سے ہے، مگر سب سے زیادہ افضل ورحمت کا مہینہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہی ''رمضان المبارک'' کو قرار دیا ہے۔ ﴿شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن﴾. ہفتہ کے سات دنوں میں سے ''جمعۃ المبارک'' کو تمام دنوں سے افضل اور سید الایام قرار دیا۔ تمام راتوں میں سے ''شب قدر'' کو اللہ نے سب سے زیادہ رحمت والی رات قرار دیا ہے، کہ اس رات کی عبادت سے ہزار مہینوں سے زائد عبادتوں کا ثواب ملتا ہے۔ اس کا انتخاب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود کیا ہے۔ آسمانی کتابوں میں سے اللہ کا انتخاب (کہ سب سے افضل کتاب) قرآن مجید ہے۔

حضور تمام نبیوں کے بھی نبی اور امام ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہی تمام چیزوں کو چنا ہے، اس ماہ ربیع الاول میں جو ہستی آئی ہیں آپ ذرا غور فرمائیں کہ تمام کائنات میں سے اللہ نے انسانوں کو چنا اور تمام انسانوں سے انبیاء کرام کی جماعت کو منتخب کیا۔ نبی

سے زیادہ عظیم کوئی نہیں، نبی سب سے زیادہ اللہ کا مقرب اور مقبول ہوتا ہے، ہر نبی اور پیغمبر اللہ کا منتخب محبوب ہوتا ہے اور نبی پوری کائنات کا نچوڑ، عطر اور خلاصہ بھی ہیں۔ اور تمام انبیاء علیہم السلام میں سے اللہ نے سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا ہے۔ گویا کہ حضور علیہ السلام انتخابوں کا انتخاب ہیں۔ اس کا اللہ پاک نے مظاہرہ بھی کروایا کہ معراج کی رات حضور علیہ السلام بیت اللہ سے پہلے سیدھے بیت المقدس میں تشریف لے گئے تمام انبیاء کرام وہاں جمع ہیں، انبیاء کرام آپس میں مل رہے ہوں گے (ذرا تصوراتی دنیا میں چلے جائیں کہ) کتنا عظیم منظر ہوگا، اور خوشی کا موقع ہے کہ سارے انبیاء جمع ہیں۔ اب خوشی کا وقت ہے تو تمام انبیاء اللہ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ (معلوم ہوا کہ خوشی کے موقع پر بھی اللہ کی عبادت کرنی چاہیے) اب امامت کے لئے کون آگے ہوگا؟ سب انتظار میں ہیں کہ کس کو حکم ہوتا ہے کہ آج تمام انبیاء کی امامت کرواؤ۔ اب امام الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور آگے مصلے پر کھڑا کر دیا کہ آپ نماز پڑھائیں گے، گویا کہ اس بات کو بتایا گیا کہ یہ انبیاء اگرچہ اپنے اپنے وقت کے امام ہیں، مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اماموں کے بھی امام ہیں۔ (سبحان اللہ)

امامت صدیق اکبرؓ:

اب دو قسم کی امامتیں ہیں کہ جن دو اماموں کا واضح طور پر اعلان ہوا ہے:

۱- نبیوں کا امام کون ہوگا؟ اس کا اعلان معراج کے موقع پر امامت کی صورت میں ہوا۔

۲- دوسرا یہ کہ حضور علیہ السلام کے بعد حضور علیہ السلام کی جماعت صحابہ کرامؓ کا امام کون ہوگا؟ اس کا اعلان بھی اللہ نے حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی کرا دیا۔

یہ دو امامتیں ہیں اور ہمارا دونوں امامتوں پر یقین اور ایمان ہے کہ حضور علیہ السلام تمام انبیاء کے امام ہیں اور (خلیفہ بلافصل) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام صحابہؓ اور پوری امت کے امام ہیں۔

حضور علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے آخری بیماری کے ایام ہیں۔ امامت نہیں کروا سکتے اور چاہتے ہیں کہ کوئی اور نماز پڑھاوے، تو فرمایا: "مروا ابابکر فلیصل بالناس" (کہ میرے) ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ، حضور علیہ السلام کی مسجد میں (حضور علیہ السلام کی زندگی ہی میں) امام بنے۔ سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سمیت تمام صحابہؓ مقتدی بنے تو یہ اعلان ہو گیا کہ میرے بعد سب کے امام

حضرت ابوبکرؓ ہوں گے۔

اب حضور علیہ السلام اور تمام انبیاء بیت المقدس میں جمع تھے، کس نماز پڑھ رہے ہیں، جب کہ جو نماز حضور علیہ السلام نے حضرت صدیق اکبرؓ سے صحابہ کرامؓ کو پڑھائی ہے وہ نفل نہیں بلکہ فرض ہے۔ایک نماز نہیں، بلکہ ستر نمازیں ہیں۔تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ اب جسے صحابہؓ کا امام بننا ہے اس کی امامت کو پختہ کر دیا جائے۔ان کا انتخاب بھی اللہ نے ہی فرمایا ہے۔

ازواج مطہرات:

اسی طرح حضور علیہ السلام کے نکاح اور حرم میں جو عورتیں آئی ہیں ان کا انتخاب بھی خود اللہ تعالیٰ نے ہی فرمایا ہے۔جیسا کہ جب چند منافقین نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا اور حضور علیہ السلام نے صحابہؓ سے مشورہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی رائے لی، تو انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ یہ بتلائیں کہ آپ نے عائشہؓ سے نکاح اپنی مرضی سے کیا یا کسی اور کی مرضی سے؟ یہ آپ کا فیصلہ تھا یا کسی اور کا تھا؟ تو حضور علیہ السلام نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی کہ (حضرت) عائشہؓ سے نکاح اللہ کی مرضی سے کیا۔ تو سیدنا عمر فاروقؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، عائشہؓ خدا تعالیٰ کا انتخاب ہیں اور خدا کا انتخاب غلط نہیں ہوسکتا۔

تو معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات بھی اللہ کا انتخاب ہیں۔چونکہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”میں نے فرش پر کسی عورت سے نکاح (اس وقت) نہیں کیا جب تک کہ اللہ نے عرش پر اس نکاح کا فیصلہ نہیں کرایا“۔تمام ازواج مطہرات پوری امت کی مائیں ہیں۔صحابہؓ کی جماعت کا انتخاب بھی اللہ نے کیا ہے، میں اور آپ جو مسلمان ہیں، یہ بھی اللہ کی مرضی سے ہے۔اللہ کرے کہ روحانی دنیا میں اللہ سے، رسول اللہ سے تعلق رکھنے، دین پر عمل، دین کی دعوت وتبلیغ، نشر واشاعت اور دین کو پڑھانے والے اور پڑھنے والوں میں سے ہم بھی ہوجائیں۔آمین۔

☆☆......☆☆